Al-Azhār

Volume 9, Issue 1 (Jan-june, 2023)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/20

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/437

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.7935241

Title Aqeedah Tawheed in Urdu Hamdiya Poetry of Azad Kashmir: A Study

Author (s): Dr. Mir Yousaf Mir, Dr. Shabnam Gul and Dr. Ambreen Khawja

Received on: 26 January, 2023

Accepted on: 27 March, 2023

Published on: 25 June, 2023

Citation: Dr. Mir Yousaf Mir, Dr. Shabnam Gul and Dr. Ambreen Khawja, "Aqeedah Tawheed in Urdu Hamdiya Poetry of Azad Kashmir:," Al-Azhār: 9 No.1 (2023): 17-26

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

آزاد کشمیر کی اردو حمدیہ شاعری میں عقیدہ توحید:ایک مطالعہ

Aqeedah Tawheed in Urdu Hamdiya Poetry of Azad Kashmir: A Study

**Dr.Mir Yousaf Mir*
*** Dr.shabnam gul*
**** Dr.Ambreen Khawja*

Absrtact:

The belief of monotheism is the most important and fumdamental belief in the religion of islam.the monotheism of Allah refers to the belief that Allah is the only one in His attributes and actions.He has no partner in them, nor is there any thing similar to Him.There is a lot treasure in urdu poetry.The poet of Azad kasmir have prominent and clear beliefs about Tawheed. They have described the unity ,harmony and unity of the body from different aspects and dimensions.They have a clear message that sach an entity which is coverd by the limite intellect of man ,can not become a God.

***Key words**: Belief, monotheism, fumdamental, attributes actions religion, dimensions, entity, intellect*

…………………………………………………
*Assistant Professor, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffrabad,Email: muhammad.yousaf@ajku.edu.pk
** Research associate Department of Kashmir study University of Azad Jammu and Kashmir Muzaffarabad
***Assistant Professor, Department of Kashmir Study University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad ,Email: anbrinkhawja@gmail.com

عقیدہ توحید،دین اسلام میں سب سے اہم ،اولین اور بنیادی عقیدہ ہے۔تصورِ توحید کی بنیاد تمام معبودانِ باطلہ کی نفی اور ایک خدا کے اثبات پر ہے۔توحید کا لفظ وحدت سے بنا ہے،جس کے معنی ہیں ایک کو ماننا،شریعت و اصطلاح میں اس کے معنی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی ذات ،صفات اور جملہ اوصاف وکمالات میں یکتا و بے مثال ہے ،اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ اور ہم مرتبہ ہے۔توحید کی ایک تعریف یوں ہے:

"توحیدالوحدت سے باب تفعیل کا مصدر ہے۔اس سے مراد کسی چیز کو ایک قرار دینا ہے۔اللہ کی توحید سے مراد ہے اس چیز کا اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات،صفات اور افعال میں واحد و یکتا ہے ان میں اس کا کوئی شریک ہے نہ کوئی اس کا مشابہ۔"1؎

اللہ کی ہستی کا احساس خود انسان کی فطرت میں موجود ہے۔انسان چاہے خدا کے وجود کا انکار کرے، مگر پھر بھی اس کے عقل و شعور کی گہرائیوں میں خدا کا تصور کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر مذہب میں توحید کا تصور کسی نہ کسی انداز اور کسی نہ کسی رنگ میں ضرور پایاجاتا ہے۔اگر کبھی حالات کی بنا پر انسان کے اندر یہ فطری جذبہ دب جائے تو جب انسان کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے یا موت و تباہی اسے سامنے نظر آتی ہے تب وہ اللہ کی ذات کو بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔اللہ بے نیاز ہے۔نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔"2؎

توحید کی تین بنیادی اقسام ہیں،توحید ربوبیت(اس کائنات کا خالق،مالک،رازق اور مدبر صرف اللہ ہے)،توحید الوہیت (عبادت کی تمام اقسام کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے) اور توحید صفات(اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں ان کو بغیر کسی تاویل اور تحریف کے تسلیم کریں اور وہ صفات اس انداز میں کسی اور کے اندر تلاش نہ کریں۔

عقیدہ توحید کے حوالے سے اردو شاعری میں بیش بہا خزانہ موجود ہے۔شعرا نے اپنے اپنے انداز میں اللہ تعالیٰ کے یکتا ہونے کا ذکر کیا ہے۔خطہ آزاد کشمیر میں اردو حمد میں اولیت کا درجہ غلام محی الدین کوحاصل ہے۔آزاد کشمیر کی پہلی شعری تصنیف میاں غلام محی الدین کی مثنوی "گلزار فقر" (۱۱۳۱ھ) (۱۷۱۷ء)کے ساتھ ہی اردو حمد گوئی کا باقاعدہ آغاز ہو جاتا ہے۔میاں غلام محی الدین کا تعلق آزادکشمیر کے ضلع میر پور سے تھا۔۔مثنوی "گلزارِ فقر"بنیادی طور پرایک مرید اور پیر کی عرفان ِذات و عرفان حقیقت کے متعلق گفت گو ہے۔اسی روایت کے پیش نظر آزاد کشمیر کے شعرا نے بھی توحید کے حوالے سے بہت کچھ لکھا ہے۔مایہ ناز شاعر خواجا محمدعارف کہتے ہیں کہ اللہ

تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ عقل والوں کو ہر جگہ اور ہر طرف اللہ ہی اللہ دکھائی دیتا ہے۔اللہ کے جلوے اور نشانات کائنات کے ذرے ذرے میں موجود ہیں۔ انھوں نے اللہ کی وحدانیت اور عقیدہ توحید کے مضمون کو یوں برتا ہے:

دہر میں کس کے ہر سو نشانات ہیں؟
دیکھنے میں مگر بے نشاں کون ہے؟3

مایہ ناز شاعر بشیر صرفی کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں اکیلا ہے۔ صرف اللہ ہی سب کا رب ہے ۔اللہ اپنے عرش پر مستوی ہے جیسے اس کی شان قدرت ہے اور اس کا علم پوری کائنات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔اللہ کی کوئی مثال نہیں ، وہ بے مثال ہے ،اللہ کا کوئی ہم پلہ نہیں،ارشاد ہے:

"بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، سب کاریگروں سے اچھا کاری گر۔"4

ان کا تصور توحید یہ ہے کہ اللہ پاک ہے،بے نیاز ہے،کارسازی کائنات میں اس کا کوئی شریک نہیں، حدود و قیود کی حدوں سے بالا ہے،واحد اور لاجواب ہے۔انھوں نے یوں توحید کے موضوع کو اپنی حمد میں برتا ہے:

پاک ذات تو خدائے بے نیاز
کس نہ داری تو شریک و کار ساز
تو بلند بسیار از حد و حساب
اے خدائے واحد و اے لاجواب5

ممتاز شاعر بشیر مغل کا کہنا ہے کہ اول و آخر،ظاہر و باطن،نہاں و عیاں،نور ازل و ابد، چشم روشنی، نظروں کے مقابل اور نظروں کے نہاں، آسودگی ِ دل وجاں، حرف دل و زبان ،نزدیک و دور اورزمان و مکاں جب اللہ ہی کے جلوؤں سے معمور ہے تو پھر کیوں نہ اللہ کی حمد بیان کی جائے۔احدیت ،صمدیت اور کفویت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے :

" اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔" 6

شاعر کی حمدوں میں روحانیت اور علمیت یک جا ہے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات ،عقیدہ توحید کو موثر انداز میں شاعری میں سمویا:

اول بھی تیری ذات ہے آخر بھی تیری ذات
ظاہر بھی تو باطن بھی تو نہاں بھی عیاں بھی7

گلزار حسین ساگر کاشمیری اللہ پاک کی صفت توحیدِ کا ذکر کر رہے ہیں کہ اے خدائے لم یزل جب میں زمین سے آسمان کی طرف دیکھتا ہوں تو ہر جگہ تو ہی تو نظر آتا ہے۔تو نے اس بے

جان دھرتی سے کیا خوب صورت نقش پیدا کیے ۔ عقل والوں کے لیے اس میں بیش بہا نشانیاں ہیں۔ازل سے ابد تک تو ہی تو ہے۔اول اللہ ،آخر بھی اللہ ،ظاہری اور باطنی رنگ میں بھی وہی اللہ ہے۔ساگر کے ہاں برتے جانے والا یہ لفظ" لاالہ "کا اقرار دلی ، روحانی اور عملی طور پر جلوہ گر ہے ۔وہ تصور توحید کو یوں شاعری میں برت رہے ہیں:

لا الہ توحید کا اقرار کرتے ہیں سبھی

احمد مرسل کا امت کا وسیلہ دے دیا8؎

طاہر قیوم طاہر کہتے ہیں کہ اللہ کریم کی ذات وحدہ لاشریک ذات،انسان کی خالق و مالک، ظاہر و باطن اور رازق ہے۔انسانی زندگی کے ہر لمحہ کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کرنے والی وہی ایک ذات ہے۔ارشاد ہے:

والھکم الہ و احد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم:"اور تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمن اور رحیم ہے"9؎

تصور لا یعنی کچھ نہیں لیکن ساتھ ہی تصور الہ یعنی اللہ ،یہ وہ بنیادی خیالات ہیں جن پر ہم سب کا ایمان ہے۔انھوں نے حمد کے بنیاد ی تصورات تصور لا ،تصور الہ، خالقیت،رازقیت اور اللہ کی دیگر صفات کو خوب صورت پیرائے میں بیان کیا ہے:

اللہ اللہ اللہ ھو

لا الہ الا ھو10؎

صفدر شفیق بر ملا اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ عقیدہ توحید کے مطابق جبینِ نیازی کے لیے صرف ایک ہی اعلیٰ و ارفع در اورذات ہے۔عقیدہ توحید ہی انسان کو صرف ایک در کا عابد بناتا ہے کہ انسان صرف اسی وحدہ لاشریک ہستی کے سامنے دامن پھیلاکر تذلیل اور رسوائی سے بچ جاتا ہے۔انسان کا مقام و مرتبہ بڑھ جاتا ہے۔عبادت کا حق اسی ایک اللہ کا ہے۔ارشاد ہے:

"**ایاک نعبدوایاک نستعین**":ترجمہ "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔"11؎

اللہ واحد ،یکتا ،لاشریک اور پاک ہے تو پھر سجدہ بھی اسی برتر کو روا ہے۔اللہ کے سوا کسی کو بھی سجدہ روائی کا حق نہیں ہے۔ان کے ہاں تصورِ وحدانیت، اظہار ِعبودیت اور استعانت کا اظہار یوں ملتا ہے:

واحد ہے لاشریک ہے یکتا ہے پاک ہے
تیرے سوا کسی کو بھی سجدہ روا نہیں12؎

پروفیسر عبد الحق مراد نے بھی اپنی ساری شاعری کا مرکزی محبوب اللہ تعالیٰ ہی کو بنایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین کو تخلیق کیا اور پھر سب کی حدیں متعین کر دیں۔ہر ایک چیز اپنی حد میں رواں دواں ہے۔کسی کو کیا مجال کہ وہ ایک دوسرے کی حد میں داخل ہو۔وہ سب سے آگے ہے۔اس سے آگے کسی کی ذات نہ جا سکتی ہے نہ جائے گی۔ہر ابتدا کی انتہا ہے لیکن میرے اللہ کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ان کی حمد میں عقیدہ توحید کا تصور ملاحظہ کیجیے:

میرے خدا، تو ہے سب سے بڑا، سب سے بڑا
کوئی نہیں میرا الہٰ، تیرے سوا، تیرے سوا13؎

خان محمد بدر چوہان کی حمدیہ شاعری میں خدا کا تصور اور عقیدہ توحید بڑا واضح ہے۔اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، قائم و دائم رہنے والی صرف اسی کی ذات ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے اکیلے تمام عالمین کو تخلیق کیا اسی طرح اللہ پاک خود یعنی اکیلے ہی اس کا نظام وانصرام بھی چلا رہے ہیں۔کائنات میں اگر دو خدا ہوتے تو اس کا نظام تہس نہس ہو جاتا۔ارشاد ہے:
"**لوکان فیھما الھات الا اللہ لفسدتا**" ترجمہ "اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو (زمین وآسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔'14؎

اللہ واحد اورلاشریک ہے اور جن وانس ،حیوان ،پیرو جواں اور کل کائنات کا خالق و مالک بھی ہے ۔یہ سارا جہاں اللہ ہی کا توہے۔بدر چوہان کی حمدیہ شاعری میں عقیدہ توحید کاموضوع ملاحظہ کیجیے:

توواحد ،لاشریک ہے نہ ہے شریک تیرا
جن و انس حیوان پیروجواں کے مالک
تو ہے زمین کامالک تو ہی زماں کا مالک
حمد و ثنا ہے تیری اے دو جہاں کے مالک15؎

سیدہ حنا بابر علی نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کوحمدیہ کلام سے منور کیا ہے اور وحدہ لا شریک کی اس صفت مبارکہ کو نہایت ادب کے ساتھ اپنے اشعار میں پرویا ہے۔اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ پر ہے اور کلمہ طیبہ کے پہلے حصے میں ہی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ملتا ہے۔ لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے تمام مذاہب اور ادب میں توحید کا تصور کسی نہ کسی رنگ میں ضرور ملتا ہے۔انھوں نے یوں اس موضوع کو برتا ہے:

جب کوئی اور نہیں دور تلک
ایک سہارا اللہ ہی تو ہے
کوئی نہیں ہے میرے اللہ سا
میرا اللہ اللہ ہی تو ہے16؎

ڈاکٹر کاشف رفیق بھی انسان کی کامیابی کے لیے وحدانیت پر کامل یقین کو ضروری سمجھتے ہیں۔وہ یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کو بنانے، قائم ودائم رکھنے اور تباہ کرنے والا ،ازل تا ابد موجود ہونے کے ساتھ ساتھ ناقابل تغیر بھی ہے۔وحدت پہ یقین ہی عشق کی وجہ ہے ۔اگر وحدت کی تقسیم ہو تو عشق کی آگ سے دل محروم رہ جائے گا۔اس لیے ان کا خدا کی وحدانیت پر مکمل اور غیر متزلزل ایمان اور یقین ہے۔انھیں اللہ تعالیٰ کی وحدت پہ پورا یقین ہے ۔کاشف رفیق کا والہانہ انداز ملاحظہ کیجیے:

تیری وحدت پہ کامل یقین ہے مجھے
میرے دل میں ترے عشق کا نور ہے17؎

ڈاکٹر عبدالرحمن عبد اپنی ایک حمدیہ نظم" مخزن لطف و عطا"میں ایک فلاسفر کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں۔بہت سے سوالات ان کے ذہن میں ابھرتے ہیں ۔مثلاپیکرِ خاکی میں روح ِحیات کس نے پھونکی ہے؟ہر شے میں نظم و ارتقا کس کی وجہ ہے ؟رحم مادر میں تنِ روح کا مصور کون ہے؟تہہ قلزم میں خلق ِگوناگوں کو کون پالتا ہے؟گل و گلزار کی نشوونما کون کرتا ہے؟ماہ ِو انجم کو سکھائے کس نے آداب ِوفا؟اس طرح کے کئی سوالات ہیں جو عبد صاحب کے ہی ذہن میں نہیں بلکہ ہر انسان کے ذہن میں یہ سارے سوالات اٹھتے ہیں،جن کے جوابات کا ہر کوئی متلاشی نظر آتا ہے۔وہ ان سوالات کا جواب یوں دیتے ہیں:

یہ بھی کچھ ہے اسی کے دست قدرت کا کمال
خالقِ عالم وہی ہے مخزنِ لطف و عطا
ہے وہی معبودِ برحق بے مثالِ و لازوال
ذات واحد قادرِکل پالنے والا خدا18؎

خالد کشمیری تصور توحید کو تلمیحات کے قرینوں کا استعمال کرتے ہوئے دنیاکے فانی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی پائیداری کا مضمون بیان کرتے ہیں۔وہ جانتے ہیں کہ مسلمان عقیدہ توحید کے قائل ہیں۔اللہ کی ذات کو وحدہ لاشریک اور ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ذات تصور کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ شعر دیکھیں:

ذات اس کی ہے قائم اور رہے گی ہمیشہ
اس بات کی گواہی ہے ہر رگ و ریشہ19؎

عزیز الرحیم میر کا تصور توحید واضح ہے۔ان کا ایمان ہے کہ وہ وحدہ لاشریک ہے۔اول و آخر صرف اسی کے لیے ہے۔ جس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔نہ ہی کوئی انبار ہے اور نہ ہی

کوئی شریک ۔ازل تا ابد اسی کی حیثیت ہے۔انھوں نے اللہ تعالیٰ کی صفت وحدانیت،احدیت اور صمدیت کو بڑے موثر انداز میں اپنی حمدیہ شاعری میں یوں برتا ہے:

نہ انبار اس کا نہ کوئی شریک
ازل تا ابد وحدہٗ لا شریک20؎

جواد جعفری کا ایمان ہے کہ وہ ذات ایک ہی ہے۔ اس بے مثل و بے مثال کے ترانے نہ صرف انسان و حیوان ،جن و بشر،زمین و آسماں، شمس و قمر سناتے ہیں بلکہ زمین سے اگتی ہوئی تمام چیزیں کے بھی قلب و زبان پر ذکر وحدت کے ترانے سنائی دیتے ہیں۔وہ رب ذوالجلال کی صفت وحدانیت کا بڑے خوب صورت انداز میں مضمون یوں باندھتے ہیں:

مالک ہے کل جہاں کا تو ربِ ذوالجلال
واحد ہے لا شریک ہے بے مثل و بے مثال21؎

منور قریشی کو بھی کائنات کے سارے رنگ اور رونقیں اسی ایک رنگ سے پھوٹتی نظر آرہی ہیں جو تمام رنگوں کا سرچشمہ ہے اور وہ ذات اللہ ہے۔ ہر ایک چیز اسی کی مہک سے مہکار رہی ہے۔سب تعریفیں صرف اسی ایک کے لیے ہیں۔وہ فطرت کو ایک آئینہ خیال کرتے ہیں،جس میں حسنِ ذات باری تعالیٰ جلوہ گر ہوتا ہے اور اپنی قدرت کا بھرپور مظاہرہ کرتا ہوا نظر آتا ہے۔وہ تصور توحید کو یوں بیان کرتے ہیں:

ہر اک چہرہ اُس کا چہرہ ، ہر اک روپ ہے اُس کا روپ
قریہ قریہ اُس کی مہک ہے جس نگری بھی گھومیں جی22؎

محمد خلیل ثاقب کا حمدیہ کلام عقیدہ توحید سے مزین ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ سب ثنا اسی رب جلیل کو زیبا ہے جس نے حرف کن سے یہ گلستان سینچا ہے۔کلی کلی اور گلی گلی اسی کا چرچا ہے۔دھرتی پر اسی کا نور ہے ۔یہ جہاں اسی سے معمور ہے ۔ہر شے میں وہی اللہ مستور ہے۔ان کے دل میں وحدانیت کا اقرار ،ذات بے مثل کا اظہار ملاحظہ کیجیے:

چڑیوں میں تیری چہک ہے ،کلیوں میں تیری مہک ہے
وحدانیت ہے بتاتا جو نوکیلا خار ہے23؎

الطاف عاطف کہتے ہیں کہ لفظ" کُن" سے بنے ہیں لاکھوں عالم اور بنانے والا ایک ہی ہے۔سارے جہاں کی تخلیق اسی ایک اللہ کے ہاتھوں ہوئی ہے اور سب کا مالک بھی وہی ایک اللہ ہے۔زمین، آسمان، فضائیں،ہوائیں ،مکاں اور لامکاں کا مالک بھی وہی ایک اللہ ہے۔تمام عالمین کی پیدائش میں نہ کوئی میرے اللہ کا مدد گار رہا ہے اور نہ ہی اس کا انتظام و انصرام چلانے میں کوئی

اس کا معاون ہے۔مولا سب کچھ تیرا ہے اور تو اکیلا ہی نظام بھی چلا رہا ہے۔دیکھیے انھوں نے کس طرح عقیدہ توحید کے موضوع کو اپنایا ہے:

میرے مولا یہ سارے جہاں ہیں ترے
یہ زمین ہے تیری، آسماں ہیں ترے
یہ فضائیں تری، یہ ہوائیں تری
لامکاں ہے ترا، سب مکاں ہیں ترے24؎

پروفیسر سید مقصود حسین راہی کے کلام میں لاالہٰ کا نغمہ بھرپور انداز میں موجود ہے۔رب بے نیاز ہے اور ہم ہیں نیاز مند،زمین و زماں، مکین و مکاں کا حقیقی مالک تو وہی ایک اللہ ہے۔تغیر لیل و نہار اور خزاں و بہار سب اس ہی کی شان سے ممکن ہے۔جدھر دیکھو بے شمار نظارے جلوہ فگن ہیں۔ان کے خیالات ،احساسات،رجحانات اور میلانات توحید الٰہی کے غماز و عکاس ہیں۔ شعر دیکھیں:

صانع ہے وہ حقیقی وہ وحدہ لاشریک ہے
مالک ہر ایک خوبی کا پروردگار ہے25؎

ظہور حسین بناہی کا ایمان ہے کہ پھول،پتوں اور بندوں سے یہ سجایا ہوا گلشن اور اس گلشن میں رنگا رنگ نعمتیں عطا کرنے والا وہی ایک اللہ ہے۔عرش پر بیٹھا ہوا اپنے بنائے ہوئے کیاروں کی حفاظت اکیلا ہی کر رہا ہے۔ایمان یکتائی کی جھلک ملاحظہ کیجیے:

ایمان ہمارا یہ مقصود ہے
تو ہر جا ہر چیز میں موجود ہے 26؎

محمد فاروق جرال کو ہر ذرے میں اللہ تعالیٰ کا جمال جہاں فروز نظر آتا ہے۔قلب و نظر میں ضوباریاں اور لعل و گہر میں خوبیاں ،نور قمر میں جلوے ،اسی حسن بے مثال کے دم سے نظر آتے ہیں۔پھولوں میں اللہ کی اداؤں کا رنگ اور تاروں کے حسن میں بھی انہیں اللہ کا جمال دکھائی دیتا ہے۔جن و بشر اور حورو ملائکہ غرض ساری خدائی کی زبان پہ اسی ایک کا کلمہ سنائی دئے رہا ہے جدھر بھی دیکھو نور خدا ہی دکھائی دے گا۔کیوں کہ بنانے والا ہی تو وہ ہے سورۃ لقمان کی آیت میں خدا تعالی فرماتا ہے :

" اللہ نے بنایا آسماں و زمین اور جو کچھ ان دونو ں کے درمیان ہے۔"27؎

انھوں نے بڑی خوب صورتی سے تصور خدا کو اپنی حمد میں سمو یا ہے :

سطحی نظر سے دیکھیں تو کیسے دکھائی دے
لیکن خدائی ساری ہی تیری گواہی دے 28؎

ڈاکٹر مقصود جعفری کا یہ کہنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ انسان کے دل کی گہرائیوں میں توحید کی شہادت موجود ہے۔امیدوں کے سہارے جب بھی ٹوٹنے لگتے ہیں تو اس کا دل خود ہی اندر سے گواہی دینے لگتا ہے کہ اصل فرماں روائی کائنات کے مالک ہی کی ہے، اسی کی مدد ان کی بگڑی بنا سکتی ہے۔ان کا یہ کہنا بجا ہے کہ آج مسلمان خدائے واحد کو چھوڑنے کی وجہ سے زمانے بھر میں ذلیل ہیں۔وہ توحید کے بنیادی نقطے کو بیان کرتے ہیں کہ جب مسلک توحید ہی ہے تو پھر کیوں حسن صنم کی باتیں ؟یکتائی اور بڑائی کا اقرار ملاحظہ کیجیے:

توحید میرا مسلک اسلام دین میرا
پھر کیوں میں کر رہا ہوں حسنِ صنم کی باتیں29ے

توحید کے متعلق قرآن و احادیث ،آسمانی کتب و دیگر دنیا کے ادب میں بیش بہا ذخیرہ موجود ہے۔جہاں دنیا کی مختلف زبانوں کے ساتھ ساتھ اردو شاعری میں ثروت مند سرمایہ موجود ہے وہاں آزاد کشمیر کے شعرا کے ہاں بھی عقیدہ توحید پر ایمان کی ضوباریاں نمایاں اور واضح ہیں۔یکتایت،صمدیت اور وحدہ ولا شریک کو مختلف پہلوؤں اور جہتوں سے بیان کیا ہے۔مواد اور اسلوب کے اعتبار سے بھی انفرادیت قائم ہے۔ان شعرا کے ہاں یہ پیغام بڑا واضح ہے کہ انسان صرف اور صرف رب العزت کو وحدہ ولا شریک سمجھ کر ہی منصف خلافت پر قائم رہ سکتا ہے اور حق نیابت کو بہترین ادا کر سکتا ہے۔معبود وہی ہستی ہو سکتی ہے جو کامل ہو اور قادر مطلق ہو۔کوئی بھی انسان کامل ہستی کے سوا کسی اور پر ایمان لانا پسند نہیں کر سکتا اور کامل مطلق ہستی وہی ہو گی جو لامحدود قدرت کی مالک ہو اور کمال مطلق کی صفات رکھتی ہو۔ایسی ہستی جس کا احاطہ انسان کی محدود عقل کر سکتی ہو، وہ معبود نہیں بن سکتی ۔

حوالہ جات

1۔　ڈاکٹر محمد طاہر القادری،کتاب التوحید،جلد اول،منہاج القرآن پبلی کیشنز،لاہور،۱۹۹۹ء،ص ۴۴

1. Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri, Kitab al-Tawheed, Volume I, Minhaj-ul-Quran Publications, Lahore, 1999, p. 44

2۔　سورہ اخلاص،پارہ نمبر،۳۰۔۔۔۔۔۔[القرآن]

2. Surah Ikhlas, verse number, 30. [Al-Qur'an]

3۔　خواجا محمد عارف ،سعادت، تعبیر پبلی کیشنز، میرپور،۲۰۰۶، ،ص ۵۳

3. Khawaja Muhammad Arif, Saadat, Tabeer Publications, Mirpur, 2006, p.53

4۔　المومنون: ۱۱،۔۔۔۔۔۔[القرآن]

4. Al-Mu'minun: 11, [Al-Qur'an]

5۔　بشیر صرفی، کلام بشیر صرفی ،مرتبہ،ڈاکٹر شفیق انجم ،پورب اکادمی،اسلام آباد ،۲۰۱۰ء،ص ۳۲

5. Bashir Zarfi, Kalam Bashir Zarfi, Martaba, Dr. Shafiq Anjum, Purap Academy, Islamabad, 2010, p. 32

6۔ سورۃ النسا،۳۶۔۔۔۔۔۔[القرآن]

6. Surah Al-Nisa, 36. [Al-Quran]

7۔ بشیر مغل، شہر دردبدراں، راول پنڈی، ایس ٹی پرنٹر، ص۰۲

7. Bashir Mughal, Shahr Darbadran, Rawal Pindi, ST Printer, p.02

8۔ گلزار حسین ساگر کاشمیری، دست حنا، ساگر لائبیری، ہانگ کانگ، ۲۰۱۰ء، ص۳۹

8. Gulzar Hussain Sagar Kashmiri, Dast Hina, Sagar Liberia, Hong Kong, 2010, p.39

9۔ سورہ بکرا، آیت ۱۶۳۔۔۔۔۔۔[القرآن]

9. Surah Bakra, verse 163. [Al-Quran]

10۔ طاہر قیوم طاہر، گلستان عقیدت، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص۲

10. Tahir Qayyum Tahir, Gulistan Haqedat, Lahore, 2019, p.2

11۔ سورہ فاتحہ، آیت ۴۔۔۔۔۔۔[القرآن]

11. Surah Al-Fatiha, verse 4

12۔ پروفیسر صفدر شفیق، حمد، مشمولہ، سروش، گولڈن جوبلی نمبر، گورنمنٹ کالج، میرپور، ۱۹۹۶ء، ص۰۷

12. Prof. Safdar Shafiq, Hamad, Mashmulah, Sarosh, Golden Jubilee Number, Government College, Mirpur, 1996, p.70

13۔ پروفیسر عبدالحق مراد، جنبش لب، اے۔کے۔بی گراف، راول پنڈی، ۲۰۱۷ء ص۴

13. Prof. Abdul Haq Murad, Janbish Lub, A. K. B. Graf, Rawalpindi, 2017 p.4

14۔ سورہ الانبیاء آیت ۲۲۔۔۔۔۔۔[القرآن]

14. Surah Al-Ibaniyyah, verse 22 [Al-Qur'an]

15۔ خان محمد بدر چوہان پونچھی، شبستانِ نظم و غزل، حویلی کہوٹہ آزاد کشمیر، ۲۰۱۰ء، ص ۱۰

15. Khan Mohammad Badr Chauhan Poonchi, Shabistan-e Nazm-o-Ghazal, Haveli Kahota, Azad Kashmir, 2010, p. 10

16۔ سیدہ حنا بابر علی، گردش دوراں، گلبرگ لاہور، ۲۰۱۲ء، ص۲۱

16. Syeda Hina Babar Ali, Gurdash Duran, Gulberg Lahore, 2012, p. 21

17۔ کاشف رفیق، مرا ہر خواب سچا تھا، خزینہ علم و ادب، لاہور، ص ۲۰

17. Kashif Rafiq, Mra hr Khwb sacha tha, Khazina Alam WA Abad, Lahore, p. 20

18۔ ڈاکٹر عبدالرحمن عبد، عرفان عبد، نیو یارک اردو انجمن، نیویارک، ۱۹۹۱ء، ص۱۷

18. Dr. Abdul Rahman Abd, Irfan Abd, New York Urdu Association, New York, 1991, p.17

19۔ محمد خالد کاشمیری، صدائے حق، کاشر پبلی شرز، میرپور، ۲۰۰۱ء، ص۱۲

19. Muhammad Khalid Kashmiri, Sadai Haq, Kashar Public Shares, Mirpur, 2001, p.12

20۔ عزیز الرحیم میر، ڈورسی، مثنوی، قدرت کے کرشمے، بشارت پریس، مظفرآباد، ۲۰۱۵ء، ص ۶۹

20. Aziz-ur-Rahim Mir, Dorsey, Musnawi, Qudrat KY Karshmy, Basharat Press, Muzaffarabad, 2015, p. 69

21۔ جواد جعفری، احتجاج، ادارہ تحقیقات اسلامی، مظفرآباد، ۱۹۹۴ء، ص۳۳

21. Jawad Jafari, Ihtjaj, Institute of Islamic Research, Muzaffarabad, 1994, p.33

22۔ منور احمد قریشی،دھلیز شب اتفاق پریس مظفر آباد ، ۲۰۰۰ء، ص۱۴۲

22. Manoor Ahmad Qureshi, Dhaliz Shab Aqash Press, Muzaffarabad, 2000, p. 142

23۔ محمد خلیل ثاقب، گلدستہ عقیدت، نواب سنز پبلی کیشنز س ن ،راول پنڈی ،ص۱۱

23. Muhammad Khalil Saqib, A Bouquet of Devotion, Nawab Sons Publications, Rawalpindi, p.11

24۔ الطاف عاطف، جھیل کا چاند،سید محمد شاہ پرنٹرز،لاہور،۲۰۱۲ء،ص۲۱

24. Altaf Atif, Lake Moon, Syed Muhammad Shah Printers, Lahore, 2012, p.21

25۔ سید مقصود حسین راہی،سوز دروں،اظہار سنز پرنٹرز،لاہور۲۰۱۱ء،ص ۲۷

25. Syed Maqsood Hussain Rahi, Suz Duron, Azhar Sons Printers, Lahore 2011, p. 27

26۔ ظہور حسین ،بناہی ،اشک اشک،کاشر پبلشرز، میرپور،۲۰۰۸ء،ص ۱۱

26. Zahoor Hussain, Banahi, Ashk Ashk, Kashar Publishers, Mirpur, 2008, p. 11

27۔ سورہ لقمان ۲۱۔۴

27. Surah Luqman 21.4

28۔ محمد فاروق خان جرال ، غیر مطبوعہ کلام

28. Muhammad Farooq Khan Jaral, unpublished

29۔ ڈاکٹر مقصود جعفری،گنبدِ افلاک،فکشن ہاؤس لاہور،۲۰۱۸،ص ۵۸

29. Dr. Maqsood Jafri, Gaband-e-Aflak, Fiction House Lahore, 2018, p. 58